۱

۱۹۶۲ء

اخبار محمدی

۵۹۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ مصدقا

لما بین یدیہ وھدی وبشری للمومنین من کان عدو اللہ

وملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین

اسے محمدی مسلمانو یہ قرآن جو اللہ نے اپنے پیارے بندے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتارا ہے اسمین اللہ فرماتا

ہی کہ اسے محمد کہدے کہ جو شخص دشمن ہوگا جبریل کا تو اوسنے

تو اوسکو اوتارا تیرے دل پر اللہ کے حکم پر سچا کرنے والا ان

کتابون کا جو اوس سے پہلے کے ہین اور راہ بتانا اور

خوشی سُنانا ایمان والون کو جو شخص ہوگا دشمن اللہ کا اور
اوسکے فرشتون کا اور اوسکے پیغامبرون کا اور جبرئیل اور
میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافرون کا اے محمدی مسلمانو
مدینہ کے یہودیون نے جب سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہین اور اللہ کا کلام
اور اوسکا پیغام لاتے ہین تو اونہون نے کہا کہ جبرئیل تو ہمارے
دشمن ہین ہمارے اوپر عذاب لایا کرتے تھی ہم اوسپر کیونکر ایمان
لاوین اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میکائیل آتے تب البتہ
ہم اوسپر ایمان لاتے تب اوسکے حق مین اللہ نے اپنے رسول پاک محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتین بھیجین اے محمدی مسلمانو ہشیار
رہو بارہ سو ستر برس کے بعد سے پیش خیمہ دجال کا آیا ہے کوئی
پیغمبرونکا کوئی اللہ کی کتابون کا کوئی فرشتون کا دشمن ہے
ان دنونمین ایک نئی کتاب دہلی مین چھاپی گئی اور جابجا پھیلی

اور مسلمانون کے فریب دینے کے لئے اوسکا نام سیرت محمدیہ
رکھا گیا اِس کتاب مین ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا احوال پیدا ہونے کے وقت سے وفات تک لکھا مگر کسی
معجزے کا ذکر نہین کیا اور جہان حضرت جبرئیل علیہ السلام
کے آنے کا اور اللہ کا پیغام لانے کا ذکر ہی وہان سب کچھ
ذکر کیا مگر پھر اقرار کے بعد اوس اقرار کو کچا کر دیا وہ جو نیچر یونکا
سردار ہی اوسکی عبارت بھی نقل کی ہے کہ وہ کہتا ہی کہ جبرئیل فقط
آپ کی روحکا نام ہے اوسنے اللہ کا کلام سُن لیا جبرئیل کی حاجت کیا ہے
ہی پھر پس نئی کتاب والے نے اوسکے قول کو رد کیا تو یون کہا کہ
۵۰ صفحہ مین لکھا ہی کہ یہ سمجھنا کہ جبرئیل ایک فرشتہ وحی کا لانیوالا
ہی یہ خیال اسلام مین کچھ رخنہ نہین ڈالتا اور مسلمانون کو کوئی نقصان
نہین پہونچاتا پھر لکھا ہے کہ اگر ایک شخص اِس وسیلہ کو نہین مانتا
اور یہ سمجھتا ہے کہ قرآن محمد ہی کی تصنیف ہی ہے یا الہام کے ذریعہ

سے لکھا گیا ہی تو اصل قرآن اور اوسکے مطالب مین کیا فرق
آسکتا ہی یا اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن شریف جبرئیل فرشتہ لیکر آیا
تو مطالب مین کیا فرق پڑے گا اسلام تو ایک کتاب پیش کرتا ہی
اور اللہ کی کتاب بتاتا ہی یہ زور نہین ڈالتا کہ اسکا سبب نئے ول
مانوس کتاب کی غرض ہدایت ہی خواہ اسی جبرئیل کا لایا ہوا سمجھ کر
ہدایت پکڑو خواہ دل سے گھڑا ہوا جانکر ہدایت لو اسے محمدی
مسلمانو تمنے دین اسلام کے دشمن کا قول سُنا قرآن شریف کی تعریف
بھی کرتا جاتا ہی اور قرآن شریف کو جھٹلاتا بھی جاتا ہی جن نادان
مسلمانون سنے اس کتاب کو دیکھکر اپنے پاس رکھ لیا یا تو یہ کفر کی
باتین نہین دیکھین یا دیکھ بھال کر تغافل کیا اسکا انجام بہت بُرا
ہی ڈر لگتا ہی کہ جو نادان لوگ عربی سے ناواقف ہین اور اردو
سمجھتے ہین وہ اس کتاب کو دیکھکر یہ خیال کرینگے کہ قرآنین شاید
یہ لفظ نہین لکھا ہی کہ یہ کلام اللہ کا ہے فقط نصیحتین ہین کہ اللہ کو

اکیلا جانو اور اوسکے سوا کسی کو نہ پوجو اور ناحق خون مت کرو اور
چوری نکرو حرامکاری نکرو نماز پڑہو روزہ رکھو آپسمین ایک پر ایک
رحم کرو اور کہین یہ ذکر نہین ہی کہ یہ کلام کس کا ہے اللہ کا ہے
یا بندہ کا جو نادان مسلمان یہ سمجہین گے اونکا ایمان گیا اسواسطے
نادان مسلمانون کو یہ خبر پہونچانا ہمپر فرض ہے کہ اے مسلمانو خوب
یاد رکھو اللہ نے اس قرآنمین جابجا باربار فرمایا ہی کہ یہ کلام اللہ کی
کی طرف سے اوترا ہی اور کئی جگھہ فرمایا ہے کہ اس کلام کو جبریلؑ نے
اے محمد تیرے دل پر اوتارا ہی کہین فرمایا اسکو روح المقدس نے تیرے
رب کی طرف سے اوتارا ہی کہین فرمایا کہ اس کلام کو روح الامین نے
رب العالمین کیطرف سے تیرے دلپر اوتارا ہی حضرت جبریلؑ کو طرح طرح
کے خطاب دئے ہین اور حدیثو نمین ہمارے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ
وسلم نے باربار حضرت جبریلؑ کی صورت کا اور شکل کا اور اونکے اوترنے کا
اور آسمان پر آپکو اللہ کے حکم سے لیجانے کا حال باربار بیان فرمایا ہے

اسی طرح اور پیغمبرون سے نے بھی فرشتونکا حال بیان فرمایا ہے ایمان
کا دشمن کہتا ہی کہ اسلام تمپر یہ زور نہین ڈالتا ہے کہ تم ضرور اسکو
جبرئیل کا لایا ہوا مانو چاہو اسکو جبرئیل کا لایا ہوا جانکر ہدایت پکڑو
چاہو دل سے گھڑا ہوا جانکر ہدایت پکڑو معلوم ہوا کہ سارے
قرآن کو یہ نیچری سچا نہین جانتا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
سب باتو نمین سچا نہین جانتا آپ کی نصیحتون کی ساری کتاب
مین تعریف کرتا ہی مگر آپ نے جو اللہ کی طرف سے باربار سُنایا کہ
یہ کلام اللہ کی طرف سے جبرئیل لائے اس بات مین آپکو جھوٹا جانتا ہے
اور اللہ قرآن مجید مین باربار یہ بھی فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان نہ لاوینگے
اس کلام پر جو محمد پر اوترا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیون پر
اوترا تو اونکے نیک کام سب اکارت ہین قیامت کے دن اونکے
نیک اعمالون کو ہم گرد وغبار بنا کر اڑا دینگے اے محمدی مسلمانو یہ
لوگ نیک اعمالون کو ظاہر مین پسند کرتے ہین مگر ایمان کے دشمن ہین ان سے

دور دور رہا گو اگر قرآن شریف کا بیان ایسا ہوتا جیسا بیان انجیل
شریف کا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وعظ سُنائے
اور صاف صاف نیک کامون کا حکم کیا اور بُرے کامون کو منع
کیا اور اوس وعظ مین اکثر جگہہ ایسی لفظین نہین ہین جس سے اللہ کے کلام کی نشانی ہو کہ مین خدا ہون
مین نے تمکو پیدا کیا اسطرحکا لفظ تمام انجیل مین ایک جگہہ ہے کہ
مین نبیون کو بھیجتا ہون مگر بعضے وعظون مین یون فرمایا
کہ جو کچھہ مین کہتا ہون جسطرح اللہ نے مجھے کہا اوسی
طرح کہتا ہون اوسنے مجھے حکم دیا کہ کیا بولون اور کیا کہون جیسا یوحنا کی
انجیل کے بارہوین باب مین ہی اور چودہوین باب مین ہے کہ
یہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہین بلکہ باپ کا یعنے اللہ میرے پالنے
والے کا ہی جسنے مجھے بھیجا ہی اور پندرہوین باب مین ہی کہ سب کچھہ
جو مین نے اپنے باپ سے یعنے اللہ اپنے پالنے والے سے سُنا
ہے تمھین تبلایا ان باتون سے معلوم ہوگیا کہ جتنے وعظ آپنے

سناتے وہ سب اللہ کا کلام ہے اگر قرآن شریف کا بھی ایسا ہی بیان
ہوتا جیسا انجیل پاک کا ہے اور پھر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرما دیتے کہ جو کلام تم سنتے ہو یہ سب اللہ کا کلام ہے تو بھی ہمارے
ایمان لانے کے لئے کافی تھا مگر قرآن میں اللہ نے بڑا ایکا بندوبست
کیا جو کسی کتاب میں نہین کیا تھا بار بار جا بجا فرمایا کہ یہ کلام اللہ کی
طرف سے اوترا بار بار خبر دی کہ یہ جبریل فرشتے کی زبانی اوترا دوسرا
بڑا بندوبست یہ کیا کہ اس کلام کے ساتھ کسی بندے کا کلام ملا کر
لکھا نہ گیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا کہ قرآن
کے سوا مجسے سنکر کوئی بات مت لکھو آخر کو آپنے حدیثون کے لکھنے
کا بھی اذن دیا مگر قرآن کے ساتھ ملا کر حدیث نہین لکھی گئی انجیل
مین جو کلام اللہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خادمون نے لکھا اوسکے
ساتھ آپ کا احوال بھی لکھتے جاتے ہین کہ اللہ کے حکم سے یون بیمار اچھے
ہوئی مردے زندہ کئے گئے دیوانے انسانون کے بدنمین سے نکالدی گئی

یہ کلام آپکے خادمون کا ہی قرآن مجید مین خالص اللہ کا کلام ہی
جو احوال حضرت جبرئیل کا آپ نے بیان فرمایا وہ قرآن سے الگ
ہی اور حکم اللہ کے اور کلام اللہ کا جو قرآن کے سوا آپ نے
سُنایا جسکو حدیث قدسی کہتے ہین وہ بھی اللہ ہی کا کلام ہے مگر
اوسکو نماز مین قرآن کی جگہہ پر نہین پڑہ سکتے اسلئے وہ الگ ہی
قرآن الگ ہی ابو الفدا جو ۷۳۲ھ مین مری اونہون نے اپنی تاریخ
مین اور شہرستانی نے ملل نحل مین لکہا ہی کہ یہودیون کا ایک فرقہ ہے
کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وعظ اور نصیحتون کو مانتے ہین مگر
کہتے ہین کہ وہ اللہ کے ولی تھے پیغمبر نہ تھے اور انجیل اللہ کی طرف سے
نہین اوتری اوسمین تو اونکا احوال اول سے آخر تک لکہا ہے
اور آپ کے ساتھ والون مین سے چار شخصون نے اوسکو جمع کیا
ہی پہر یہ کتاب اللہ کی اوتاری ہوئی کیونکر ہوئی تمام ہوا کلام ابو الفدا
اور شہرستانی کا افسوس یہودیون کے اس فرقہ نے یہ نہ دیکھا کہ ان

چار شخصون نے احوال آپ کا لکھا ہی اور جو جا بجا آپ نے وعظ سُنائے ہین اوسکو بھی لکھا ہی اوسی کو ہم محمدی لوگ اللہ کا کلام جانتے ہین کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرما دیا ہی کہ جو کلام تم مجسے سُنتے ہو یہ کلام میرا نہین ہی بلکہ اللہ کا کلام ہے اور جس طرح اوسنے مجسے کہا مین اوسی طرح کہتا ہون جو کچہ مین نے اوس سے سُنا وہ تمکو بتلایا اور جو احوال آپکا اوسکے ساتھہ لکھا ہی وہ کلام لکھنے والون کا ہی اوسکو کوئی عاقل اللہ کا کلام نہین کہے گا دیکھو ای محمدی اسلمانو اس نیچری نے قرآن شریف سے وہی سلوک کیا۔ جو یہودیون کے اس فرقہ نے انجیل پاک سے کیا ہے ہمارے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثون مین خبر دی ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے جو جو کچہ کیا ہے سب میری امت کے لوگ کرینگے سو اس امت کے بعض لوگون نے اون لوگون کے بری بری فعل بھی سب کئے اور کوئی گناہ نہین چھوڑا اور بعضون نے اونکے کفر اور شرک کے

عقیدے پسند کئے اور امت محمدی سے باہر ہو گئے نیچری ایمان کا
دشمن صاف کہتا ہے کہ قرآن کو چاہو یون سمجھو کہ دل سے گھڑلیا ہے
چاہو یون سمجھو کہ اللہ نے دل مین ڈالدیا ہی چاہو یون سمجھو کہ جبرئیل
اللہ کی طرف سے لائے ہین۔ ہر طرح مطلب حاصل ہی ساری
کتاب مین کہتا ہی کہ قرآن کی نصیحتون پر عمل کرو قرآن سے فقط
اتنا ہی مطلب ہی اس نیچری نے انجیل شریف کی نصیحتون پر بڑے
بڑے طعن کئے ہین صفحہ ۲۲۴ مین لکھتا ہے کہ انجیل مین لکھا ہی
کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی
اوسکے سامنے کردے پھر لکھتا ہی کہ بلا شبہہ یہ مسئلہ اخلاق کے
خیال سے بڑا عمدہ معلوم ہوتا ہے مگر کسی زمانہ مین لوگون نے اسپر
عمل کیا ہی کبھی ایسا ہوا ہی یا کبھی ایسا ہوگا یہ سب ناشدنی باتین
ہین انجیل مین لکھا ہی کہ اپنے کل کے کھانے کی فکر نکرو دیکھو یہ قول
نہایت پیارا اور پیارے خدا پر بھروسا دلانے والا معلوم ہوتا ہے

مگر کبھی کسی نے اسپر عمل کیا ہے یا آئندہ کبھی اسپر عمل ہوگا اس قسم کی
تمام باتین انسانکو دہوکا دینی والی ہین اور قانون قدرت سے
برخلاف ہونے سے خود اپنی سچائی کو شبہہ مین ڈالنے والی ہین
اے محمدی مسلمانو ہشیار رہو ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی حدیثونمین بہت جگہہ بدی کے عوض مین نیکی کرنے کو حکم کیا
ہی کہ جو تجکو محروم رکھے تو اوسکو دے اور جو تجسے رشتہ توڑے تو اوس
سے رشتہ جوڑ امت محمدی مین اولیاؤن کے احوال اس نخیری
نے نہین دیکھے یا دیکھہ بہال کر اون حکایتونکو جہوٹ سمجھ لیا اللہ
والے لوگ جو حضرت عیسیٰ کی امت مین تھے وہ بھی اور محمدی
امت کے اولیا بھی ہمیشہ ایسا کرتے رہے ہین اپنے دشمنو نسے احسان کرتے رہے ہین
حضرت عیسیٰ کی شریعت مین فقط یہی حکم تہا کہ جو تمسے بدی کرے
تم اوس سے نیکی کرو اپنے دشمنون سے محبت رکھو ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی شریعت مین دونو باتین اللہ نے بتلائین بدی کا بدلہ برابر کا بدلا لینے کا

بھی اذن دیا اور بدی کے عوض نیکی کرنے والون سکو بڑے بڑے
درجے بڑہاے بڑے بڑے ثوابونکی وعدے فرماے اللہ پہ بہروسہ
رکھنا ہمیشہ ایمان والونکا دستور ہی اور ہمارے پیغمبر برحق صلی اللہ
علیہ وسلم کل کے واسطے کوئی چیز رکھہ نہین چہوڑتی تہی آپ کی امت کے
بہت بہت اولیا بھی ایسا ہی کرتے تھے نیچریون کے نزدیک جہوٹہہ بولنا
بڑا ہنر ہے یہ نیچری اس کتاب کے صفحہ ۲۳۲ مین لکھتا ہی کہ خدا کوئی
کام قانون قدرت کے خلاف نہین کرتا جبتک ابر نہ آئیگا مینہہ
نہ برسیگا جبتک بادل جمع نہونگے بجلی نہ کڑکیگی پانی نہ پیا جاسیگا پیاس
نہ بجھیگی یہ ساری باتین قانون قدرت کی ہین خدا بے ابر پانی برسا
سکتا ہی بے بادل بجلی کڑکا سکتا ہی بے پانی پیاس بجھا سکتا ہے مگر
جو کچھ اوسنے ادل روز سے قوانین قدرت منضبط کردیے اونسے
کبھی اور کسی حالت مین تجاوز نہین کرسکتا اس قاعدہ کے موافق صفحہ
مین لکھا ہے کہ مسلمان لوگ ابھی تک اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

کے احوال کو بڑہا ہوے ہوے قصو نہین بیان کرتے ہین اسلئے مین
آپ کا احوال موجودزمانہ کے موافق لکہتا ہون پہر صفحہ ۱ مین لکہدیا
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال مین مین نے اپنا دارومدار
تواریخی واقعات پر رکہا ہی اور ان فضول روایتون کو عمداً قلم انداز
کر دیا ہے جو جہوٹی اور بیہودہ ہین جبتک کہین پتہ نہین لگتا یہ قاعدہ
باندہکر اوسنے کسی معجزہ کا ذکر نہین کیا اور جہان بدر کی لڑائی کا ذکر
آیا کہ اللہ نے پانچ ہزار فرشتے ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد کے لئے بہیجے فرشتون نے کافرون کو قتل کیا اس نیچری سنے
اسبات کا بالکل انکار کیا ہی اور صفحہ ۲۹۹ سے صفحہ ۳۰۱ تک اسی بات
کا بیان کیا ہے اور مسلمانونکو بڑے بڑے جلے کٹے طعنے دئے ہین کہ یہ لوگ
بالکل قرآنکا مطلب نہین سمجہے اللہ فرماتا ہے وما جعلہ اللہ الا بشری لکم
ولتطمئن قلوبکم یہ نہین گردانا اوسکو اللہ نے مگر خوشخبری تمہارے لئے
اور تاکہ تمہاری دل تسلی پکڑین پہ نیچری لکہتا ہی کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ

اللہ نے فقط تسلی دینے کے لئے وعدہ کیا تھا کہ دل مضبوط کر کے
لڑین اور حقیقت مین فرشتے نہین اوترے اور لکھدیا کہ جتنی حدیثین
اسمقدمہ مین آئی ہین وہ سب ضعیف اور جعلی ہین اے محمدی مسلمانو
لاحول پڑہ کر بھاگو اس نیچری کے نزدیک اللہ نے معاذ اللہ جھوٹا وعدہ
کیا معاذ اللہ وعدہ کر کے خلاف کیا ان لوگونکو اللہ کا اور اوسکے فرشتون
اور پیغمبر دن کا دشمن سمجھو اور اسمقدمہ کی حدیثین سنو صحیح مسلم کی روایت موجود
ہین ابن عباس فرماتے ہین کہ اوسدن ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ
رہا تھا انکا ایک اپنے اوپر کوڑا مارنیکے آواز سنی اور سوار کی آواز سنے کہ کہتا ہی
آگے بڑہ حیزوم پھر دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اور اوسکی ناک ٹوٹ گئی اور منہ
پھٹ گیا جیسے کوڑیکی مار پڑی اور وہ سارا مقام سبز ہوگیا وہ انصاری
آیا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ احوال بیان کیا آپنے فرمایا تونے
سچ کہا تیسرے آسمان سے جو مدد آئی یہ اوسمین سے ہی ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے
ابو امامہ تک سند پہونچائی جو سہل بن حنیف کی بیٹے ہین کہا کہ میرے باپ نے

مجھسے فرمایا کہ ای بیٹا اگر تو بدر کے دن ہمکو دیکھتا کہ ہم مین کا ایک
شخص کافر کے سر کی طرف اپنی تلوار سے اشارہ کرتا تہا اور تلوار کے
پہونچنے سے پہلے اوسکا سر بدن سے گر پڑتا تہا ابن کثیر نے لکھا ہی
کہ ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہی کہ ابو بردہ ابن نیار نے فرمایا ہے کہ
مین بدر کے دن تین سر لایا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے
رکھدئی اور مینے عرض کیا کہ دو کو تو مین نے قتل کیا ہی اور دو جو تیسرا
ہی سو مینے دیکھا کہ ایک مرد تہا لنبا قد اوسنے اوسکو قتل کیا سو مینے اوسکا
سر لے لیا آپنے فرمایا وہ فلان شخص تہا فرشتو نمین سے اور سائب جو
ابو جبیش کے بیٹے تھی وہ حضرت عمرؓ کے وقت مین بیان کرتی تھی کہ مجکو کسی نے
قید نہین کیا جب قریشی لوگ بہاگے مین بہی بہاگا سو پہر آن پہونچا ایک مرد
بالون والا لنبا قد ایک سفید گہوڑی پر آسمان و زمین کے بیچمین پہر اوسنے
مجکو مضبوط باندہ لیا پہر عبدالرحمن ابن عوف آئے اونہونے مجکو بندہا ہوا
پایا اونہونے لشکر مین پکارا کہ اسکو کسنے قید کیا یہانتک کہ مین جناب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا آپ نے فرمایا تجکو کس نے
قید کیا مین نے کہا مین اوسکو نہین پہچانتا ہون اور یہ مجکو اچھا
نہ لگا کہ جو مین نے دیکھا وہ آپ سے کہون آپ نے فرمایا تجکو قید کیا
ایک فرشتے نے لیجا اے عوف کی بیٹی اپنے قیدی کو اسے محمدؐی
مسلمانو فرشتون کا بیان حدیثون مین بار بار آیا ہے پیغمبریون سے
بہاگو وہ فرشتون کے دشمن ہین عبد بن حمیدؒ اور ابن جریرؒ نے
قتادہ تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ اللہ نے مدد کو
بہیجے ہزار فرشتے پہر تین ہزار پہر پورے پانچ ہزار کر دیئے
امام محی السنہ بغوی تفسیر معالم التنزیل مین لکھتے ہین کہ حضرت حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ پانچ ہزار فرشتے ایمان والونکے
مددگار رہین قیامت کے دن تک یا اللہ یا رب العالمین اب ایمانکے
دشمنون نے ہر طرف سے زور کیا ہی اون پانچہزار فرشتونکو پہر ہم
محمدیون کی مدد کے واسطے بہیجدے اور اصل دین محمدی کو پہر

مین پھیلا دے اہی محمدی مسلمانوں اس نیچری نے کتاب کے آخر مین
مرنے کے بعد فقط روحانی عیش اور روح کی راحت کا بیان کیا اور جسم
سمیت قیامت مین زندہ ہونیکا کچھ ذکر نہین کیا اور جنت کی نعمتونکو
لکھا ہی کہ یہ چیزین حقیقت مین نہین ہی حور وغلمان وغیرہ سے فقط
روحانی عیش مراد ہے صفحہ ۵۹ سے صفحہ ۶۱۲ تک اسی مطلب کا
بیان کیا ہے ان صفحونمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑی بڑی
طعنے دئے ہین کہ معاذ اللہ اونکی تعلیم اچھی نہ تھی شریف اور تعلیم یافتہ
ایک شخص بھی اونپر ایمان نہین لایا رذیل لوگ اور چھوٹے ادنپر ایمان
لائے ایک جگہہ لکھا ہی کہ اونکے خیالات کی خامی معلوم ہوتی ہی اونھون نے
بہت سبز باغ دکھائے مگر کچھ بھی نہوا اس کتاب کے سرے پر تیسرے صفحہ مین لکھا
ہی کہ بن باپ کی پیدا ہونا مرکر زندہ ہوجانا مجسم آسمان پر چلا جانا یہ تینو
باتین قانون قدرت اور عقل سلیم کے بالکل برخلاف ہین اس کتاب کے
صفحہ ۲ سے صفحہ ۲۰۹ تک معجزونکا بڑی دور شور سے انکار کیا ہو اور ہمارے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یون تعریف کی ہی کہ آپ نے کبہی معجزہ
دکہانیکا دعوی نہین کیا اور یہی فرمایا کہ مجکو اللہ نے فقط نصیحت
کے لئے بہیجا ہی اور اصحابون نے آپسے کبہی کوئی معجزہ نہین مانگا
اسی طرح حضرت عیسے کے بہی معجزونکا صاف صاف انکار کیا ہے
تمام قرآنکو اور تمام حدیثونکو اور توراۃ اور انجیل کو جہٹلایا ہی صفحہ ۴۷
اور صفحہ ۱۵۱ اور صفحہ ۵۴۵ مین حضرت عیسی اور انجیل پاک کے حقمین
نہایت حقارت اور ذلت کے کلمے لکہی ہین جس سے محمدی مسلمانونکا جگر شق ہوا جاتا ہی اے محمدی ایمان والو
پہر اس آیتکو یاد کرو کہ اللہ فرماتا ہی کہ جو کوئی ہو گا دشمن اللہ کا اور اوسکے فرشتون
کا اور اوسکے پیغمبرونکا تو اللہ دشمن ہی ان کافرونکا اللہ نے قرآن مین
گواہی دی ہی کہ حضرت عیسی کو اللہ نے بن باپ کے پیدا کیا اور آپنے
اللہ کے حکم سے مردونکو زندہ کیا اور زندہ جسم سمیت آسمان پر چلے
گئے یا اللہ ان دشمنون کے فریبونسے ہم سب محمدیونکو بچائیو ساری
کتاب مین قرآن کی تعریف کرتے جاتے ہین اور قرآنکی باتونکو

صاف صاف جھٹلاتے جاتے ہین ربنا افتح بیننا وبین قومنا
وانت خیر الفاتحین یا اللہ فیصلہ کر دے ہمارے ہمین اور
قوم کے بیچمین حق کے ساتھ اور تو سب فیصلہ کرنیوالون سے
بہتر ہے آمین

عبد العزیز محمدی عفا اللہ عنہ

قال اللہ تعالی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین
اللہ تعالی فرماتا ہے خبردار ہو پہٹکار ہے اللہ کی بے انصافون پر۔
یصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا وہم بالاخرۃ
جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے اور وہ ڈھونڈتے ہین اوسمین کجی اور وہ پچھلے گہر کے
کافرون۔ اسوقت نائبان دجال مقدمۃ الجیش اوسکے ہو رہے ہین
شک نہین
وقت حفاظت ایمان ہے اور علماء پر واجب و فرض ہے کہ رد و قدح ان
منکرین
کفرہ فجرہ کا کیا کرین اور اوسمین سرگرم رہین۔ اللہم اہدنا فی
ہدیت وعافنا فیمن عافیت قالہ بفمہ وکتبہ
بقلمہ عبید اللہ حسن الزمان محمد